نیکی و گناہ سے متعلق ایک مشہور حدیث کی وضاحت

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1908

تاریخ اجراء: 15 ربیع الاوّل 1446ھ / 20 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

پیارے آقا صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے۔یعنی نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو اگرچہ مفتی تمہیں جو بھی فتویٰ دے اگرچہ مفتی تمہیں جو بھی فتویٰ دے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضور جانِ عالم صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کا حضرت سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرمانا کہ: **"جس کام پر تمہارا دل و نفسِ مطمئنہ جمے وہ نیکی ہو گی اور جسے تمہارا دل و نفسِ مطمئنہ قبول نہ کرے وہ گناہ ہو گا"** یہ حکم خاص حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہی تھا۔ان کے علاوہ سب کو حکم یہ ہے کہ غیر مجتہد (یعنی مقلد) اپنے امام سے فتویٰ لے گا اور اسی کے مطابق عمل کرے گا اگرچہ جو کام وہ کر رہا ہو وہ اسے دل سے اچھا، یا برا لگتا ہو تاہم جو شریعت کا حکم ہو گا اسی پر عمل کا پابند ہو گا۔

حدیث شریف مع ترجمہ و تشریح ملاحظہ ہوں:

سنن دارمی کی حدیث شریف میں ہے: "عن وابصة بن معبد الأسدي، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لوابصة: جئت تسأل عن البر والإثم؟ قال: قلت: نعم، قال: فجمع أصابعه فضرب بها صدره، وقال: استفت نفسك، استفت قلبك يا وابصة ثلاثا۔ البر ما اطمأنت إليه النفس، واطمأن إليه القلب، والإثم ما حاك في النفس، وتردد في الصدر، وإن أفتاك الناس وأفتوك" ترجمہ: حضرت وابصہ ابن معبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے وابصہ! تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں جمع کر کے ان کے سینہ پر لگائیں اور تین بار فرمایا اپنے دل سے فتویٰ لے لیا کرو، نیکی وہ ہے جس پر طبیعت جمے اور جس پر دل

مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں چبھے اور دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ اس کا فتویٰ دے دیں۔ (سنن الدارمی، جلد2، صفحہ197، الحدیث:2533، مطبوعہ: بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ غیبی خبر ہے کہ حضرت وابصہ جو سوال دل میں لے کر آئے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے بغیر عرض کئے ہوئے ارشاد فرمادیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دلوں کے حال پر مطلع فرمایا ہے کیوں نہ ہو انہیں تو پتھروں کے دلوں پر اطلاع ہے کہ فرماتے ہیں احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت وابصہ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ان کے قلب کو فیض دیا جس سے ان کا نفس بجائے امارہ کے مطمئنہ ہو گیا اور دل خطرات شیطانی وسوسوں سے پاک وصاف ہو گیا۔ صوفیاء کرام جو مریدوں کے سینے پر ہاتھ مار کر یا توجہ ڈال کر انہیں فیض دیتے ہیں ان کی اصل یہ حدیث بھی ہے۔ یعنی آج سے اے وابصہ گناہ اور نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا دل و نفسِ مطمئنہ جمے وہ نیکی ہو گی اور جسے تمہارا دل و نفسِ مطمئنہ قبول نہ کرے وہ گناہ ہو گا، یہ حکم حضرت وابصہ کے لیے آج سے ہو گیا یہ حضور کے ہاتھ شریف کا اثر ہوا، ہم جیسے لوگوں کو یہ حکم نہیں۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ غیر مجتہد یعنی مقلد تو اپنے امام سے فتویٰ لے اور مجتہد اپنے دل سے۔ یعنی عام لوگوں کے فتویٰ کا تم اعتبار نہ کرنا کیونکہ ان کے دلوں پر ہمارا ہاتھ نہیں پہنچا، اپنے دل و نفس کا فتویٰ قبول کرنا کہ تمہارے دل کا فتویٰ ہمارا فیصلہ ہو گا کہ ہمارا ہاتھ تمہارے دل پر ہے۔“ (مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ235، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net